

حکمتِ سید مودودیؒ

اسلامی قومیت

(۱۵۱ء)

”مسلمانوں میں جب کبھی وطن یا لسانی تعقیبات پیدا ہوئے تو مسلمان نے

مسلمان کا گلا ضرور کاٹا۔“

اللہ اور اس کے رسولؐ نے جاہلیت کی اُن تمام محدود، مادی، حسی اور وہمی بنیادوں کو جن پر دنیا میں مختلف قومیتوں کی عمارتیں قائم کی گئی تھیں، ڈھا دیا۔ رنگ، نسل، وطن، زبان، معیشت اور سیاست کی غیر عقلی تفریقوں کو جن کی بنا پر انسان نے اپنی جہالت و نادانی کی وجہ سے انسانیت کو تقسیم کر رکھا تھا، مٹا دیا۔ اور انسانیت کے مادے میں تمام انسانوں کو برابر اور ایک دوسرے کا ہم مرتبہ قرار دے دیا۔ اس تخریب کے ساتھ اس نے خالص عقلی بنیادوں پر ایک نئی قومیت تعمیر کی۔ اس قومیت کی بنا بھی امتیاز پر تھی، مگر مادی اور عرضی امتیاز پر نہیں، بلکہ روحانی اور جوہری امتیاز پر۔ اُس نے انسان کے سامنے ایک فطری صداقت پیش کی جس کا نام ”اسلام“ ہے۔ اُس نے خدا کی بندگی و اطاعت، نفس کی طہارت و پاکیزگی، عمل کی نیکی اور پرہیزگاری کی طرف ساری نوع بشری کو دعوت دی۔ پھر کہہ دیا کہ جو اس دعوت کو قبول کرے وہ ایک قوم سے ہے اور جو اُس کو رد کر دے وہ دوسری قوم سے ہے۔ ایک قوم ایمان اور اسلام کی ہے اور اس کے سب افراد ایک امت ہیں۔ وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ أُمَّةً وَٰسَطًا۔ اور ایک قوم کفر اور گمراہی کی ہے اور اس کے متبعین اپنے اختلافات کے باوجود ایک گروہ ہیں۔ وَٱللّٰهُ لَا يَهْدِي ٱلْقَوْمَ ٱلْكَافِرِينَ۔

ان دونوں قوموں کے درمیان بنائے امتیاز، نسل اور نسب نہیں، اعتقاد اور عمل ہے۔ ہو سکتا

ہے کہ ایک باپ کے دو بیٹے اسلام اور کفر کی تفریق میں جدا جدا ہو جائیں، اور دو بالکل اجنبی آدمی اسلام میں متحد ہونے کی وجہ سے ایک قومیت میں مشترک ہوں۔

وطن کا اختلاف بھی ان دونوں قوموں کے درمیان وجہ امتیاز نہیں ہے۔ یہاں امتیاز حق اور باطل کی بنیاد پر ہے۔ جس کا کوئی وطن نہیں۔ ممکن ہے کہ ایک شہر، ایک محلہ، ایک گھر کے دو آدمیوں کی قومیتیں اسلام و کفر کے اختلاف کی وجہ سے مختلف ہو جائیں اور ایک چینی رشتہ اسلام میں مشترک ہونے کی وجہ سے ایک مراکشی کا قومی بھائی بن جائے۔

رنگ کا اختلاف بھی یہاں قومی تفریق کا سبب نہیں ہے۔ یہاں اعتبار چہرے کے رنگ کا نہیں، اللہ کے رنگ کا ہے اور وہی بہترین رنگ ہے۔ صِبْغَةَ اللَّهِ طَوَّعَ مَنْ أَحْسَنَ مِنَ اللَّهِ صِبْغَةً ہو سکتا ہے کہ اسلام کے اعتبار سے ایک گورے اور ایک کالے کی ایک قوم ہو اور کفر کے اعتبار سے دو گوروں کی دو الگ قومیتیں ہوں۔

زبان کا امتیاز بھی اسلام اور کفر میں وجہ اختلاف نہیں ہے۔ یہاں مذہب کی زبان نہیں محض دل کی زبان کا اعتبار ہے جو ساری دنیا میں بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ اس کے اعتبار سے عربی اور افریقی کی ایک زبان ہو سکتی ہے، اور دو عربوں کی زبانیں مختلف ہو سکتی ہیں۔

معاشی اور سیاسی نظاموں کا اختلاف بھی اسلام اور کفر کے اختلاف میں بے اصل ہے۔ یہاں جھگڑا دولت زر کا نہیں دولت ایمان کا ہے، انسانی سلطنت کا نہیں خدا کی بادشاہت کا ہے۔ جو لوگ حکومت الہی کے وفادار ہیں، اور جو خدا کے ہاتھ اپنی جانیں فروخت کر چکے ہیں وہ سب ایک قوم ہیں خواہ ہندوستان میں ہوں یا ترکستان میں۔ اور جو خدا کی حکومت سے باغی ہیں اور شیطان سے جان و مال کا سودا کر چکے ہیں وہ ایک دوسری قوم ہیں۔ ہم کو اس سے کچھ بحث نہیں کہ وہ کس سلطنت کی رعایا ہیں اور کس معاشی نظام سے تعلق رکھتے ہیں۔

اس طرح اسلام نے قومیت کا جو دائرہ کھینچا ہے وہ کوئی حسی اور مادی دائرہ نہیں، بلکہ ایک خالص عقلی دائرہ ہے۔ ایک گھر کے دو آدمی اس دائرے سے جدا ہو سکتے ہیں اور مشرق و مغرب کا کبھی رکھنے والے دو آدمی اس میں داخل ہو سکتے ہیں۔

سیر عشق از عالم ارحام نیست اوز سام و حام و روم و شام نیست
کو کب بے شرق و غرب و بے غرب در مدار کش نے شمال و سنہ جنوب

اس دائرہ کا محیط ایک کلمہ ہے۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُهُ اَمَلُهُ۔ اسی کلمہ پر دوستی بھی ہے اور اسی پر دشمنی بھی۔ اس کا اقرار جمع کرتا ہے اور اسی کا انکار جدا کرتا ہے۔ جن کو اس نے جدا کر دیا ہے اُن کو نہ خون کا رشتہ جمع کر سکتا ہے، نہ خاک کا، نہ زبان کا، نہ رنگ کا، نہ روٹی کا، نہ حکومت کا، اور جن کو اس نے جمع کر دیا ہے انہیں کوئی چیز جدا نہیں کر سکتی۔ کسی دریا، کسی پہاڑ، کسی سمندر، کسی زبان، کسی نسل، کسی رنگ، اور کسی نژاد و زمین کے قصیہ کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ اسلام کے دائرے میں امتیاز کی خطوط کھینچ کر مسلمان اور مسلمان کے درمیان فرق کرے۔ ہر مسلمان خواہ وہ چین کا باشندہ ہو یا مہاراشٹر کا، گوراجو یا کالا، ہندی بولتا ہو یا عربی، سامی ہو یا آریں، ایک حکومت کی رعیت ہو یا دوسری حکومت کی، مسلمان قوم کا فرد ہے، اسلامی سوسائٹی کا رکن ہے، اسلامی اسٹیٹ کا شہری ہے، اسلامی فوج کا سپاہی ہے، اسلامی قانون کی حفاظت کا مستحق ہے۔ شریعت اسلامیہ میں کوئی ایک دفعہ بھی ایسی نہیں ہے جو عبادات، معاملات، معاشرت، سیاست، معیشت، غرض زندگی کے کسی شعبہ میں جنسیت یا زبان یا وطنیت کے لحاظ سے اس کو دوسرے مسلمانوں کے مقابلے میں کم تر یا بیش تر حقوق دیتی ہو۔

اسلامی قومیت کی تعمیر میں نسل و وطن اور زبان و رنگ کا قطعاً کوئی حصہ نہیں ہے۔ اس عمارت کو جس معمار نے بنایا ہے اس کا تخیل ساری دنیا سے نرالا تھا۔ اُس نے تمام عالم انسانی کے مواد خام پر نظر ڈالی۔ جہاں جہاں سے اُس کو اچھا اور مضبوط مواد ملا اُس کو چھانٹ لیا۔ ایمان و عمل صالح کے پختہ ہونے سے ان متفرق اجزاء کو پیوستہ کر دیا۔ اور ایک عالمگیر قومیت کا قعر تعمیر کیا، جو سارے کرۂ ارضی پر چھایا ہوا ہے۔ اس عظیم الشان عمارت کا قیام و دوام منحصر ہے اس پر کہ اس کے تمام مختلف الاصل، مختلف الشکل، مختلف المقام اجزاء اپنی جدا جدا اصلیتوں کو بھول کر صرف ایک اصل کو یاد رکھیں۔ اپنے جدا جدا رنگ چھوڑ کر ایک رنگ میں رنگ جائیں، اپنے الگ مقاموں سے قطع نظر کر کے ایک مخزج صدق سے نکلیں اور ایک دخل صدق میں داخل ہو جائیں۔ یہی وحدتِ ملی اس بنیانِ مرصوص کی جان ہے۔ اگر یہ وحدت ٹوٹ جائے، اگر اجزاء ملتے ملتے اپنی اصلوں اور

نسلوں کے جدا جدا ہونے، اپنے وطن اور مقام کے مختلف ہونے، اپنے رنگ و شکل کے متنوع ہونے اور اپنی اغراضِ دنیوی کے متضاد ہونے کا احساس پیدا ہو جائے تو اس عمارت کی دیواریں مچھٹ جائیں گی، اس کی بنیادیں ہل جائیں گی۔ اور اس کے تمام اجزا پارہ پارہ ہو جائیں گے۔ جس طرح ایک سلطنت میں کئی سلطنتیں نہیں بن سکتیں، اسی طرح ایک قومیت میں کئی قومیتیں بھی نہیں بن سکتیں۔ اسلامی قومیت کے ساتھ نسلی، وطنی، لسانی، اور لونی قومیتوں کا جمع ہونا قطعاً محال ہے۔

اسلام کی پوری تاریخ اٹھا کر دیکھ جائیے، جہاں کوئی طاقت و سلطنت آپ کو نظر آئے گی اُس کی بنیاد میں بلا امتیاز آپ کو جنسیت، مختلف نسلوں اور مختلف قوموں کا خون ملے گا۔ ان کے مذہب، ان کے سپہ سالار، ان کے اہل قلم، ان کے اہل سیف سب کے سب مختلف الاجناس پائے جائیں گے۔ آپ عراقی کو افریقہ میں، شامی کو ایران میں، افغانی کو ہندوستان میں، مسلمان حکومتوں کی اسی جانبازی، دیانت، صداقت اور امانت کے ساتھ خدمت کرتے ہوئے دیکھیں گے جس سے وہ خود اپنے وطن کی خدمت کرتا ہے مسلمان سلطنتیں کبھی اپنے مردانِ کار کی فراہمی میں کسی ایک ملک یا ایک نسل کے وسائل پر منحصر نہیں رہیں، ہر جگہ سے قابلِ دماغ اور کارپرداز ملے ان کے لیے جمع ہوئے اور انہوں نے ہر دارالاسلام کو اپنا وطن اور گھر سمجھا۔ مگر جب نفسانیت، خود غرضی اور عصبیت کا فتنہ مٹھا، اور مسلمانوں میں مرزبوم اور رنگ و نسل کے امتیازات نے راہ پائی، تو وہ ایک دوسرے سے بغض و حسد کرنے لگے، دھڑے بند یوں اور سازشوں کا دور دورہ ہوا، جو قوتیں دشمنوں کے خلاف صرف ہوتی تھیں وہ آپس میں ایک دوسرے کے خلاف صرف ہونے لگیں، مسلمانوں میں خانہ جنگی برپا ہوئی اور بڑی بڑی مسلمان طاقتیں صفحہ ہستی سے مٹ گئیں۔

۱۰ اقتباسات ماخوذ از ”مسئلہ قومیت“ تالیف مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی - اشاعت دوم

صفحہ ۲۱ تا ۲۴، ۲۳ تا ۳۶